احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 16- جنوری 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 16- جنوری 1999ء - 27 رمضان 1419 ہجری- 16 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 13

دکھ دور کرنے کا نسخہ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اللہ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے- اور جو شخص کسی کی تکلیف اور بے چینی اس دنیا میں دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف اور بے چینی اس سے دور کردے گا-

(بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم)

آؤ ہم ایک اور قسم کی عید منائیں- جو سچے مذہب کی عید ہے

اپنی عید کی خوشیوں میں غریبوں کو بھی شامل کریں- یہی رمضان کا سبق ہے

اس سے آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ہیچ نظر آئیں گی

عید میں لذت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور نے خطبہ عید الفطر 12- جولائی 83ء میں فرمایا-

"آج میں نے سوچا کہ میں احباب جماعت کو بتاؤں کہ بات کیا ہے- کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے- اور اس عید میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے (-) رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ **ہر مذہب کا خلاصہ** ہیں ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا ابنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمت خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے- یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے- اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی- اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہئے- اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے- اس عید پر تو خدمت خلق کا پھل لگنا چاہئے اگر آپ اس کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو سخت بور ہوں گے (-) اس نقطۂ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں- آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے- ذی القربیٰ کا بھی حق ہے- دوستوں کا بھی حق ہے' یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں- لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے -(-) آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا- غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو- تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں' کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ میں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں- ہمارے ساتھ چلو' ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے' ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے- اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلّہ کے پاس پہنچیں تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو- صدر محلّہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس **حسن سلوک کے زیادہ مستحق** ہیں- کون کون سے یتامٰی ہیں- کون کون سی بیوگان ہیں- کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا- ایسی فہرستیں اول تو صدران محلّہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں تو وہ اپنے ذہن میں دہرائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی

باقی صفحہ 2 پر

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے- اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے- چنانچہ 84 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں-

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں-

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کی اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے- آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ سے پانچ لاکھ ہے-

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی-

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں-

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے- یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جاسکتی ہیں-

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے-

(سیکرٹری بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2-50 روپے

بقیہ صفحہ 1

سے تیار ۔۔ یں اور پھر وہ محلہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے- وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے- وہ سارے امراء ہیں- ایسے لوگ جب تیاری کرلیں تو اپنے اپنے محلہ کے صدر کے پاس پہنچیں اور ان سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حصہ میں کون سے گھر دیتے ہو- اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں- اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور لازماً ایک سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں- کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے جو ہمارے ہاں متمول نہ سہی نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پہ کم ہوگی- یہ قدرتی قانون ہے اس لئے کوشش کریں کہ حتی الـ تقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے آپ نے عید منانی ہے- آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے- اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں** کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی- کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ۔۔۔ ی کے دن کاٹے ہیں' ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گذار بندے تھے' نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہونگی- ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سرور ان کو عطا ہوں گے- یہ ہے وہ عید جو **محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید** ہے- یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے- پہلے بھی یہی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں- لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے- ان کے مضمون کو بھلا دیا- اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے- تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے ان کے لئے وہ عیدیں' عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے (-) پس ان جگہوں پر جہاں احمدی کم ہیں جہاں کے معاشرہ میں غیر از جماعت دوست زیادہ ہیں اور

باقی صفحہ 7 پر

عید ملنے چلیں غریبوں کو

عید کا چاند راحتوں کا پیام
ہر گھرانے میں دعوتوں کا قیام
باہمی پیار اور دعا و سلام
عید آئی ہے عید آئی ہے
ساتھ اپنے بہار لائی ہے

عید پڑھنے چلو مبارک ہو
عید سب سے ملو مبارک ہو
مسکراتے کہو مبارک ہو
عید آئی ہے عید آئی ہے
ساتھ اپنے بہار لائی ہے

مٹ گئے سب گلے بھی اور شکوے
عید کے روز عید ملنے سے
کتنے شاداں ہیں بچے اور بوڑھے
عید آئی ہے عید آئی ہے
ساتھ اپنے بہار لائی ہے

آؤ ملنے چلیں غریبوں کو
ان سے مل کر بڑھائیں خوشیوں کو
دیں تحائف بھی ان کے بچوں کو
عید آئی ہے عید آئی ہے
ساتھ اپنے بہار لائی ہے

چوہدری شبیر احمد

عید کارڈ اسراف میں شامل ہے

حضرت مصلح موعود کا تاکیدی ارشاد

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے- بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی (خدمت) میں خرچ کریں ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے بلکہ بعض ادھیڑ حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں- یہ بہت برا دستور ہے احباب کو چاہئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دوکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور (دین حق) فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے-" (الفضل 15- ستمبر 1917ء)

رمضان میں جھوٹ کے خلاف جہاد کریں

نومبائعین اور داعیان الی اللہ کے لئے بھی ایک خصوصی نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

میں داعیین الی اللہ کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو مستقلاً خدا کا بنا دینے کا ایک بہت ہی اچھا وقت ہاتھ میں آیا ہے۔ آجکل جو نئے نئے احمدی ہوئے ہیں' دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں' کوئی شرک سے آ رہے ہیں' کوئی دہریت سے آ رہے ہیں' کوئی دوسرے مسلمانوں سے چلے آ رہے ہیں جنہوں نے اب (دین) کا حقیقی نور پایا اور دیکھا اور پہچانا ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے لوگ ہر ملک سے آ رہے ہیں اور یہ تعداد خدا کے فضل سے دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہوا کرتا ہے اور میں داعیین الی اللہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اب رمضان میں ان کو اس طرح سنبھالیں کہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑا دیں۔ اس سے بہتر سنبھالنے کا اور کوئی طریق نہیں ہے۔ سارے مسائل ایک طرف' سارے روزمرہ کے جھگڑے ایک طرف اور کسی کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھما دیا جائے یہ ایک طرف' اس کے بعد خدا اسے پکڑ لیتا ہے اور مضبوطی سے اس کو تھام لیتا ہے۔

اب یہاں مضمون کچھ بدل گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں لیکن اگر آپ خدا کا حقیقی عرفان حاصل کریں تو آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ اس کے برعکس اللہ چاہے تو چھوڑ دے لیکن انہی کو چھوڑتا ہے جو اس کا حقیقی عرفان حاصل نہیں کرتے' ایک سرسری تعلق کے لئے اس کے پاس آتے ہیں۔ تو اب میں جو آپ کو بات کہہ رہا ہوں درحقیقت اس میں تضاد نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان دنوں میں ان کا ہاتھ تھما دیں پھر وہ خدا اس کو سنبھال لے گا۔ کچھ عرصہ ایسا گزرتا ہے جس سے تعلق میں کہ بندہ چھوڑنا بھی چاہے تو خدا ہاتھ نہیں چھوڑتا۔ بعض دفعہ مصافحے میں میں نے دیکھا ہے بعض لوگ جو زیادہ ہی پیار کا اظہار کرنا چاہیں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ کتنے لوگ مصافحے والے کھڑے ہیں ہاتھ میں ہاتھ آ جائے تو چھوڑتے ہی نہیں۔ بڑی مشکل سے انگلیاں یوں یوں کر کے نکالنا پڑتا ہے ہاتھ۔ تو یہ تالیف قلب کا دور بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نئے آنے والوں پر اتنا مہربان ہوتا ہے کہ بندوں کو بھی حکم ہے کہ ان کی تالیف قلب کرو۔ یہ ذرا جیتنے کے محتاج لوگ ہیں اور خود بھی تالیف قلب فرماتا ہے اور حیرت انگیز طور پر بعض دفعہ ان کو نشان دکھاتا ہے۔ تو جب اس ہاتھ کی عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ بھی نہیں چھوڑ سکیں گے۔ لیکن جب تک یہ ہاتھ اس ہاتھ میں نہ آ جائے جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے اس وقت تک آپ کے ہاتھوں میں تو محفوظ نہیں ہیں۔ آج ہے کل نکل جائے گا ہاتھ سے۔ آپ کو کب توفیق ہے کہ سارا دن تمام سال بھر آپ روزانہ ان کی فکر کریں مہینے میں ایک دو دفعہ بھی فکر کا آپ کے پاس وقت نہیں رہتا اب تو رفتار بھی بہت پھیل چکی ہے۔ لکھوکھا کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور ہر قوم سے' ہر مذہب سے' ہر زبان بولنے والوں میں سے آ رہے ہیں تو ان کو آپ کیا سمجھائیں گے کیسے کیسے ان کی طرف توجہات کا حق ادا کریں گے ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھما دیں۔ اور رمضان مبارک میں یہ کام ہر دوسرے دور سے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ان کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ روزے رکھنے کے سلیقے سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح دعائیں کرو اور اللہ دعاؤں کو سنتا ہے لیکن اس سے عہد باندھو کہ تم اس کو چھوڑو گے نہیں۔ اصل مقصد مذہب کا خدا سے ملانا ہے۔ اگر کوئی مذہب باتیں سکھا جاتا ہے اور قیدوں میں مبتلا کر جاتا ہے مگر خدا کا قیدی نہیں بناتا تو ایسے مذہب کا کیا فائدہ۔ جتنے زیادہ بندھن ہوں اتنا ہی وہ مذہب مصیبت بن جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بندھن خدا کی محبت کے بندھن ہوں تو پھر وہ مصیبت نہیں وہ رحمت ہی رحمت ہے وہ عشق کے بندھن ہونے چاہئیں۔ پس ہر وہ شریعت جس پر عمل ظاہری ہو وہ ایسی غلامی کے بندھن ہیں جن کے ساتھ اللہ کی محبت کا تعلق نہیں ہے۔ ایسے لوگ ظواہر پرست ہو جاتے ہیں ظاہری چیزوں کے غلام ہو جاتے ہیں ان کی شریعت ان کو کچھ بھی نہیں فائدہ پہنچاتی۔ کورے کے کورے' سخت دل کے سخت دل' انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے عاری اس دنیا سے گزر جاتے ہیں' کچھ بھی فائدہ ان کو نہیں ہوتا۔

لیکن وہ بندھن اگر خدا کی محبت کے بندھن میں تبدیل ہوں اور اس وجہ سے ہوں۔ اللہ کی خاطر ایک انسان اپنے آپ کو پابند کر رہا ہے اور اس کی محبت کی خاطر کر رہا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر وہ عبد بنتا ہے' پھر وہ غلام ہوتا ہے ورنہ روزمرہ کی ٹکسالی کے طور پر کام کرنے والے کہاں غلام ہوتے ہیں۔ پس اس معنے میں ان کی تربیت کریں' ان کو سمجھائیں اور پھر چھوٹے موٹے روزمرہ کے رمضان کے آداب بھی تو بتائیں۔ روزے کیسے رکھے جاتے ہیں۔ کیوں رکھے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس سلسلے میں جو نصیحتیں فرمائیں ان سے کچھ ان کو آگاہ کریں تو رفتہ رفتہ ان کی تربیت ہو گی اور اگر ان کو یہ تجربہ رمضان میں ہو گیا کہ ان کو لیلۃ القدر نصیب ہو گئی یعنی وہ رات آئی ہے جو رات کہلاتی ہے مگر سب سے زیادہ منور ہے اور سب سے زیادہ روشنیاں اور دائمی روشنیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ آپ کو سنبھالنے والے بن جائیں' آپ کو ان کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں جب ان میں احمدیت میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے وہ ہر ابتلاء سے اوپر نکل جاتے ہیں کوئی ٹھوکر ان کے لئے ٹھوکر نہیں رہتی وہ یہ نہیں کہتے کہ دیکھو جی فلاں یوں کر رہا ہے انہوں نے ہمیں احمدیت دی اپنا یہ حال ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ان سے بہتر نمائندہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں' ان کی تربیت کرتے ہیں' ان کو سمجھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کی ہمیں آج ضرورت ہے دنیا کو سنبھالنے کے لئے۔ اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا کہ ہر وقت آپ نے ہی ان کو سنبھالے رکھنا ہے تو آپ کی طاقت میں تو یہ سنبھالنا بھی نہیں انہوں نے پھر آگے دنیا کو کیا سنبھالنا ہے اس لئے رمضان سے یہ فائدہ اٹھائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب یہ دو باتیں ہیں جو بیان فرمائی گئی ہیں۔ جھوٹ بولنے سے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے۔ ان میں فرق کیا ہے۔ بعض لوگ تو عادتاً جھوٹ بول دیتے ہیں۔ ایک بات اس کا خاص مقصد حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنی شیخی ہوتی ہے بعض دفعہ۔ بعض دفعہ دلچسپ بات کرنے کا شوق ان سے جھوٹ بلواتا ہے۔ جو واقعہ نہیں ہوا ہوتا وہ اپنی طرف سے اپنے تجارب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجے میں دوسرے کو صرف اتنا دھوکہ لگتا ہے کہ آدمی بڑا ہوشیار ہے مگر اور نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ جھوٹ یہاں نہیں رہا کرتا۔ جو شخص ایسا جھوٹ بولے پھر وہ جھوٹ اس کے عمل میں داخل ہوتا ہے اور اس کی ساری زندگی کو جھوٹا بنا دیتا ہے وہ کمائی جھوٹ کی کرتا ہے وہ خطروں سے بچتا ہے تو جھوٹ کی پناہ میں آ کر بچتا ہے۔ وہ تمنائیں کرتا ہے تو اس کی تمناؤں میں جھوٹ اس کا مددگار بن جاتا ہے اور اس کے اعمال میں رچ بس جاتا ہے۔ یہ وہ جھوٹ ہے جس کی طرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے توجہ دلائی کہ رمضان میں اس بدبخت چیز کو چھوڑو اور اگر اس کو نہیں چھوڑو گے تو یہ رمضان تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

فرمایا اللہ کو کیا دلچسپی ہے کہ تم بھوکے رہو۔ رہو نہ رہو خدا تو رازق ہے' خدا تو احسان کرنے آیا ہے بھوک اگر کسی نیکی کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اگر بھوک خدا کی خاطر ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ سے کوئی تعلق باندھتی ہو تو پھر یہ بھوک پیاری ہے ورنہ فی ذاتہ بھوک کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کی اس نصیحت کو پکڑیں اور اس نصیحت سے اپنے سفر کا آغاز کریں کیونکہ اکثر جو نومبایعین ہیں ان کو تو میں نے سچا ہی دیکھا ہے خصوصاً یورپ میں' اکثر لوگ سچ کے ہی عادی ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے بعض تیسرے درجے کی دنیا کی جس میں افریقہ بھی شامل ہے پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش ایسے لوگ ہیں بڑا ہی جھوٹ بولتے ہیں اور روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ ان کے سیاستدان بھی جھوٹے' ان کے پولیس کارندے بھی جھوٹے' ان کی سول سروس والے بھی جھوٹے (-) ان کے مانگنے والے بھی جھوٹے' ان کے دینے والے بھی جھوٹے۔ اتنا جھوٹ ہے کہ ایسی وبا جھوٹ کی شاید ہی دنیا میں کبھی دنیا پر بلا کے طور پر اتری ہو۔ تو رمضان کا مہینہ ہے سب سے پہلے وہ لوگ جو ایسے ملکوں سے یہاں آئے ہیں یا دوسرے ملکوں میں گئے ہیں جہاں جھوٹ نہیں ہے وہ پہلے اپنے نفس کی تو اصلاح کر لیں۔ بھوکے رہیں گے اور جھوٹ بھی بولیں گے تو بھوکے رہنا سب کچھ باطل جائے گا۔ مفت کا عذاب ہے' گناہ بے لذت ہے یعنی یوں کہنا چاہئے ثواب ہے جو تکلیف دہ ثواب ہے لیکن ثواب نہیں ملتا۔ ایسا ثواب ہے جو فرضی ثواب ہے تکلیف چھوڑ جاتا ہے ثواب نہیں ہوتا۔ تو اس کا کیا فائدہ۔

اس لئے آنحضرت ﷺ نے جو نکتہ بیان فرمایا ہے اس کو سمجھیں گے تو آپ کی زندگی سنور جائے گی۔ آپ اس بات کے اہل ہو جائیں گے کہ دوسروں کو نصیحت کر سکیں آپ کی بات میں طاقت پیدا ہو گی۔ آپ کے گھر کے حالات بھی سنوریں گے۔ روزمرہ جو اپنی بیویوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ اپنے بچوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ دوستوں یاروں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ بزنس کے معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ اور رشتوں کے تعلقات قائم کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ کون سا ایسا زندگی کا آپ کا دائرہ ہے جس میں آپ جھوٹ سے کام نہیں لے رہے۔ تو اب رمضان میں اس بدبختی کو پیچھے چھوڑ کر جائیں۔ یہ جو پل ہے یہ ہلاکت کے سمندر میں غرق کرنے والا پل ہے اور اس کو آپ جب تک فنا نہیں کر لیتے آپ کی فناء پر یہ خطرہ ہمیشہ کھڑا رہے گا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں' دعا کریں اور جھوٹ کی لعنت سے خود بھی بچیں اور اگر ایسی دنیا میں آپ دعوت الی اللہ کر رہے ہیں جیسا کہ افریقہ ہے' پاکستان ہے' ہندوستان ہے' بنگلہ دیش ہے اور دوسری قومیں ہیں جہاں بدقسمتی سے ان کی غربت کفر میں تبدیل ہوئی ہے اور غربت نے سب سے بڑی لعنت جھوٹ کی پیدا کی ہے اور غربت جھوٹ کی لعنت اسی وقت پیدا کیا کرتی ہے جبکہ اخلاقی قدریں کمزور ہو چکی ہوں اور حرص غالب آ چکی ہو۔ تو یہ ساری بیماریاں ہیں جنہوں نے مل جل کر ہمارے تیسری دنیا کے ملکوں کا امن اجاڑ دیا ہے کچھ بھی وہاں باقی نہیں رہا۔ کوئی مستقبل کی امید بھی دکھائی نہیں دیتی۔

(-) پس اس کے لئے جھوٹ کے خلاف جہاد ایک بہت بڑا اور بنیادی جہاد ہے۔ کل عالم میں جماعت احمدیہ کو اور ان کو جو داعی الی اللہ بننے کے دعویدار ہیں خصوصیت سے جھوٹ کے خلاف پہلے اپنے نفس میں جہاد کرنا ہے۔ یہ رمضان ختم نہ ہو جب تک ان کا جھوٹ ختم نہ ہو چکا ہو اور کلیتہً جھوٹ سے چھٹکارا پا کر ایک نئی زندگی میں داخل نہ ہو جائیں۔ یہ ہر نصیحت کی جان ہے ہر نصیحت کی ماں ہے اس لئے میں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی نصائح میں سے یہ ایک نصیحت سب سے اوپر رکھی ہے

کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس میں آپ کی فلاح کی ہر کنجی موجود ہے۔

اس لئے دعائیں کریں اور جھوٹ سے خود بھی نجات حاصل کریں اور اپنی اولاد کو بھی سچائی پر گامزن کریں اور جھوٹ سے نجات حاصل کرنا ایک وقت کے فیصلے کی بات نہیں ہے باشعور طور پر آپ کو اپنے ہر فیصلے کی نگرانی کرنی ہو گی۔ ہر عذر جو آپ پیش کرتے ہیں اس کی نگرانی کرنی ہو گی۔ ہر بات جو آپ کسی دوست یا تعلق والے اپنے خطوط میں لکھتے ہیں اس کی بھی نگرانی کرنی ہو گی۔ بسا اوقات مبالغے کی باتیں ہوتی ہیں۔ محبت کے اظہار ہیں جی ہم تو حاضر ہیں ہم تو غلام ہیں لیکن سب جھوٹی باتیں ہیں۔ وہ غلامیاں نفس کی غلامیاں ہوتی ہیں کسی اور کی نہیں ہوتیں۔ تو ہمارے تعلقات کے دائرے میں ایسے جھوٹ بھی ہیں جو مخفی ہیں ہماری اپنی نظر سے غائب رہتے ہیں۔ ہم عذر جو روزانہ بناتے ہیں کئی بار کہ یہ بات ہو گئی تھی اس لئے میں نے یوں کہہ دیا تو بات کہی اس کے بعد اس کی توجیہات شروع کر دیں اور وہ توجیہات جھوٹی ہوتی ہیں۔ تو جھوٹ کے خلاف جہاد بہت بڑا محنت کا کام ہے۔ بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔

اس لئے جن باتوں کو میں سمجھا رہا ہوں غور سے سنیں اور اس رمضان میں دعاؤں کے ساتھ مدد کرتے ہوئے اپنے نفس کے جھوٹ کے خلاف جہاد کریں پھر اللہ آپ کو ان کی تربیت کی توفیق دے گا جو خدا کے قریب آنے کے لئے خود کئی کئی مشکلات میں سے، کئی مصائب میں سے گزر کر حاضر ہو چکے ہیں اب ان کو آپ نے سنبھالنا ہے ان کی دلداریاں کرنی ہیں ان کی تربیت کرنی ہے اور رمضان یہ بہترین مہینہ ہے تربیت کے لحاظ سے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 3 فروری 95ء)

☆......☆......☆......☆

مکرم یعقوب امجد صاحب

دنیا کی بے ثباتی کے متعلق رباعیات اور ان کا مطلب

عمر خیام - فارسی کا ایک نادر رباعی گو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 98ء کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے احباب جماعت کو دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ عمر خیام کی رباعیات اس مضمون میں بے مثل ہیں۔ عجیب نئے نئے انداز سے باتیں کی ہیں۔ دنیا کی بے ثباتی کا جو نقشہ عمر خیام نے کھینچا ہے وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اگر دوستوں کو توفیق ملے تو عمر خیام کی رباعیات پڑھیں۔ (الفضل 16- دسمبر 98ء)

اس ارشاد کی تعمیل میں عمر خیام کے حالات پر مشتمل مضمون الفضل 23- دسمبر 98ء میں شائع کیا گیا تھا۔ اب ان کی چند رباعیات اور ان کا مطلب پیش کیا جا رہا ہے۔

رباعی یا دوبیتی ایک مختصر ترین صنف نظم ہے۔ مگر اپنے نفس مضمون، تاثر اور زبان کی خوبی کے اعتبار سے جامع سمجھی جاتی ہے۔ مشاعروں میں شعراء عموماً حاضرین کو متوجہ کرنے کے لئے غزل یا کوئی نظم پیش کرنے سے پہلے یہ سناتے ہیں۔ تاکہ حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر ان کا کلام سنیں۔

رباعی کا رواج فارسی سے آغاز پایا ہے۔ پھر فارسی کے تتبع میں اردو میں در آیا۔ زبان و بیان مضمون کی نزاکت اور اختصار اس کی خوبیاں ہیں۔ کم و بیش ہر شاعر اس صنف شعر میں طبع آزمائی کرتا ہے، مگر اس صنف شعر میں شہرت کے آسمان پر چند ستارے ہی روشن دکھائی دیتے ہیں۔ فارسی شعر کی تاریخ اگرچہ صدیوں پر محیط ہے، جس کا آغاز آدم الشعراء رودکی سے ہوتا ہے، مگر صنف رباعی میں ناموری کے ذیل میں صرف تین نام معتبر قرار دیئے گئے ہیں۔ ان میں باباطاہر عریان (المتوفیٰ: 410ھ) ابو سعید ابوالخیر (المتوفیٰ: 440ھ) اور عمر خیام (المتوفیٰ: 526ھ) شامل ہیں۔ چونکہ خاکسار کا عنوان عمر خیام ہے، اس لئے اب ان کا کچھ تذکرہ کرتے ہوئے، ان کی چند رباعیاں مع اردو ترجمہ تحریر کی جاتی ہیں۔

عمر خیام کا مقام مختلف علوم کے اعتبار سے نہایت وقیع و بلند ہے۔ لیکن فارسی ادب کی دنیا میں، انہیں ایک رباعی گو ہی کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس کی شہرت صرف رباعیات کے حوالے سے یورپ تک پہنچی ہے، تو یہ بھی ان کی عظمت کی ایک دلیل ہے۔ یورپ کی متعدد علمی زبانوں میں اس کی رباعیات کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ اردو زبان میں نثری ترجمے کے علاوہ ایک منظوم ترجمہ بھی ملتا ہے، جو آغا شاعر قزلباش دہلوی کی کاوش ہے۔

عمر خیام کی رباعیاں اگرچہ سیدھے سادے انداز میں ہیں، مگر اپنے اندر بلا کی تاثیر رکھتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی عمر میں جس قسم کے حالات کا سامنا کیا تھا، انہیں ہی رباعیات کا موضوع بنایا تھا۔ اس لئے وہ تاثر سے بھرپور ہیں۔ شاعر کا پہلا تاثر تو یہی ہے کہ انسان نادانی و بے خبری میں عمر گنوا دیتا ہے اور نہیں معلوم کرتا کہ اسے کس لئے پیدا کیا گیا ہے؟ یہ دنیا اس کے لئے معمہ بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ مطلق اس کا کھوج نہیں لگاتا کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جا رہا ہے؟ وہ اپنی ایک رباعی میں اس مضمون کو یوں پیش کرتا ہے۔

دوری کہ درو آمدن و رفتن ماست
اورا نہ بدایت نہ نہایت پید است
کس می نزند دمی درین معنی راست
کین آمدن از کجا و رفتن بکجاست؟

یہ زمانہ جس میں ہمارا آنا جانا ہے اس کی نہ ابتدا کا حال معلوم ہے اور نہ انتہا کا۔ کوئی شخص ٹھیک طور پر نہیں بتاتا کہ ہمارا یہ آنا کہاں سے ہوتا ہے اور جانا کہاں ہوتا ہے۔

شاعر نے اس حقیقت کو پیش کیا ہے کہ انسان اس دنیا کے ازل و ابد کا تذکرہ تو کرتا ہے مگر اس سے قطعاً نا آشنا ہے۔ اس لئے کہ وہ اس ناپائیدار دنیا کے اندر جب تک رہتا ہے اسے صرف اپنی ہی فکر لگی رہتی ہے کہ نہ جانے کس گھڑی اس کا واپس جانا ہو جائے۔ چنانچہ وہ ازل و ابد کی حقیقت کو جاننے کی طرف مطلق دھیان نہیں دیتا۔

شاعر کا دوسرا تاثر اس کا غم ہے، جس کے بوجھ تلے اس کا دل خون ہوا جاتا ہے، یہ غم اسے اس لئے کھاتا ہے کہ وہ سوچتا ہے کہ انسانی زندگی کا درخت سدا بہار کیوں نہیں رہتا اور خشک ہو کر پیوند خاک کیوں ہو جاتا ہے؟ گویا وہ اس فلسفے میں ڈوبا ہوا محسوس ہوتا ہے کہ تندرستی بیماری سے، شباب شیب سے اور زیست موت سے کیوں بدل جاتی ہے؟ اور دنیا کے بڑے بڑے آدمی بھی آخر زیر زمین کیوں چلے جاتے ہیں؟

شاعر کا تیسرا تاثر یہ ہے کہ ظاہر داری، فریب کاری، دورُوئی اور دروغگوئی عام ہے۔ خصوصاً مذہب کے واعظین سے اسے شکایت ہے کہ وہ ظاہر میں تقویٰ و تقدس کا نمونہ پیش کرتے ہیں، مگر باطن میں وہ اپنے اغراض و مقاصد پورا کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

اس مختصر مضمون میں اس کی رباعیات کے سب پہلوؤں کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے اس جگہ ہم اس کی صرف ان رباعیوں میں سے کچھ پیش کر رہے ہیں جن میں اس نے بے ثباتی دنیا کا ذکر کیا ہے۔ دیکھئے اس موضوع کو وہ مختلف رباعیات میں کس طرح الگ الگ انداز میں پیش کرتا ہے۔

روزی کہ گزشتہ است ازو یاد مکن
فردا کہ نیامدہ است فریاد مکن
بر نامدہ و گزشتہ بنیاد مکن
حال خوش باش و عمر برباد مکن

ترجمہ۔ دنیا سے بے نیازی کا درس دیتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔ وہ دن کہ جو گزر چکا ہے، تو اسے یاد نہ کر، آنے والا دن، جو ابھی آیا نہیں ہے، اس کے لئے (قبل از وقت) فریاد نہ کر، پس ہر وہ دن، جو ابھی آیا نہیں اور جو گزر چکا ہے، تو اسے (اپنے تقاضے کی) بنیاد نہ بنا، بلکہ اپنے حال میں خوش رہ کر (زندگی بسر کر) اور عمر کو برباد نہ کر۔

در دہر ہر آنکہ نیم نانی دارد
واز بہر نشست آستانی دارد
نی خادم کس بود نہ مخدوم کسی
گو شاد بزی کہ خوش جہانی دارد

ترجمہ ہر وہ انسان جسے اس دنیا میں (رہتے ہوئے) آدھی روٹی میسر آتی ہے اور وہ اپنے بیٹھنے یعنی سر چھپانے کے لئے آستانہ رکھتا ہے، وہ نہ کسی کا خادم اور نہ کسی کا مخدوم ہے۔ اسے کہہ دے کہ تو ہنسی خوشی زندگی بسر کر، کہ وہ اپنے لئے ایک خوشیوں بھرا جہاں رکھتا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اور انداز میں دیکھئے۔

یک نان بہ دو روز اگر شود حاصل مرد
وز کوزۂ بشکستہ دمی آب سرد
مامور دِگر کسی چرا باید بود؟؟
یا خدمتِ چون خودی چرا باید کرد

ترجمہ اگر دو دن میں ایک روٹی اور ایک ٹوٹی ہوئی صراحی میں کچھ ٹھنڈا پانی مل جایا کرے، تو کسی غیر کے محکوم ہونے یا اپنے ہی جیسے کسی شخص کی خدمت کرنے کے کیا معنی ہیں؟

مذکورہ دونوں رباعیوں میں عمر خیام نے انسان کو دنیا کے لالچ سے دور رہ کر زندگی گزارنے کا درس دیا ہے۔ اس لئے کہ دنیا کی حرص و ہوا انسان کو ذلیل کر دیتی ہے اور دنیا جیسی ناپائیدار چیز کے لئے انسان لالچ میں مبتلا ہو کر اپنی عزت و آبرو کو کیوں گنوائے؟ بہتر یہی ہے کہ بے نیاز رہے۔

دَیر است کہ صد ہزار عیسیٰؑ دیدست
طوریست کہ صد ہزار موسیٰؑ دیدست
قصریست کہ صد ہزار قیصر بگذاشت
طاقیست کہ صد ہزار کسریٰ دیدست

ترجمہ (یہ دنیا) ایک ایسا دَیر (معبد) ہے کہ جس نے لاکھوں عیسیٰؑ دیکھے ہیں۔ یہ ایک ایسا طور ہے کہ جس نے لاکھوں موسیٰؑ دیکھے ہیں۔ یہ ایک ایسا محل ہے کہ جس میں لاکھوں قیصر رہ چکے ہیں اور یہ محل کی ایسی محراب ہے، جس نے لاکھوں کسریٰ دیکھے ہیں۔ اس رباعی میں شاعر نے دو عظیم روحانی انسانوں اور دور رعب و جلال والے دنیاوی شہنشاہوں کا ذکر کر کے انسان کو یہ سمجھایا ہے کہ انسان خواہ کسی بھی مرتبے کا ہو، آخر اسے یہاں سے جانا ہے۔ اس لئے اسے اپنی واپسی کی تیاری کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ ایک اور انداز ملاحظہ ہو۔

این کہنہ رباط را کہ عالم نامست
آرامگہ ابلقِ صبح و شامست
بزمیست کہ وامانده صد جمشیدست
قصریست کہ تکیہ گاہ صد بہرامست

ترجمہ یہ پرانی سرائے کہ جس کا نام دنیا ہے اور صبح و شام کے چتکبرے گھوڑے کی آرام گاہ ہے۔ یہ ایسی بزم ہے، جو جمشید جیسے سینکڑوں بادشاہوں کی چھوڑی ہوئی ہے (اور) یہ ایسا محل ہے، جو بہرام جیسے سینکڑوں بادشاہوں کا تکیہ گاہ رہا ہے۔ شاعر کا اشارہ یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے۔ اس میں جاہ و جلال اور رعب و

باقی صفحہ 7 پر

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

عطیات کا جھگڑا

تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان صاحب کا ایک تفصیلی انٹرویو ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور میں شائع ہوا ہے۔ ملک میں جاری فرقہ واریت اور دینی جماعتوں کے متعلق سوالات کے انہوں نے جو جوابات دیئے وہ درج ذیل ہیں۔

"سوال پاکستان میں فرقہ واریت مستقل طور پر ایک مسئلہ بنتی جارہی ہے۔ آپ کے خیال میں اس فرقہ واریت کے اسباب کیا ہیں؟

جواب۔ دراصل ہماری دینی جماعتوں کی کمزوری یہ ہے کہ ان کے پاس وسائل کوئی نہیں۔ وہ لوگوں کے عطیات اور زکوٰۃ پر ہی تکیہ کرتے ہیں۔ اب جھگڑا نظریاتی مسائل پر نہیں ہوتا بلکہ وسائل پر ہوتا ہے۔ ہر جماعت کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے وسائل کم نہ ہوں۔ اس کے لئے اختلاف ضروری ہے۔ اگر اختلاف نہ ہو تو ان وسائل پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ میرے خیال میں فرقہ واریت عطیات کا جھگڑا ہے' نظریات کا نہیں' عطیات کی تقسیم پر لڑائی ہوتی ہے۔

سوال کیا آپ کے خیال میں' دینی جماعتوں کے درمیان اتحاد و انصاف کی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے؟

جواب میں تو قطعاً مایوس ہوں' ان دینی جماعتوں کی دھڑے بندی کا باعث بھی وسائل ہیں۔ کوئی جماعت اپنے وسائل سے محروم ہونا نہیں چاہتی۔ اگر یہ سب ایک ہو جائیں تو ان کی الگ الگ اہمیت کیا رہ جائے گی۔ ہم نے بہت کوشش کر دیکھی ہے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا۔

سوال علماء کونسل کی تشکیل کیسے ہوگی۔ کیا تمام مکاتب فکر کسی ایک علماء کونسل پر متفق ہو سکیں گے؟

جواب بظاہر یہ کچھ آسان معلوم نہیں ہوتا۔ علماء وہ بھی ہیں۔ محض علمی کام کر رہے ہیں اور وہ بھی ہیں جو بزنس کر رہے ہیں پھر سیاسی جماعتوں کے اپنے اپنے مفادات ہیں۔ میرا خیال ہے حکومت کو علماء کونسل کے اراکین ہر شعبے سے لینے چاہئیں تاکہ وہ ایک ایسی رائے دے سکیں جس پر پورا ملک متحد ہو جائے۔ کوئی تفرقہ رونما نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو یہ اس ملک کی بڑی خوش قسمتی ہوگی اور کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔"

(ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" لاہور نومبر 98ء ص 67-68)

اعتراف حقیقت

روزنامہ "اوصاف" اپنے ایک اداریہ بعنوان "فرقہ واریت کے خلاف جہاد کا آغاز" میں تحریر کرتا ہے۔

"ہمارے ہاں یہ روایت رہی ہے کہ ایک مکتبہ فکر کا آدمی دوسرے فرقے کے اجتماع کے قریب بھی نہیں پھٹکتا تھا۔ دوسرے فرقے کے پیش امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا وقت کا ضیاع سمجھا جاتا تھا اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارنا فیشن کا درجہ اختیار کر چکا تھا۔ اس بری روایت کے باعث اہل وطن ایک دوسرے سے دور ہوتے گئے اور آپس کے فاصلے اتنے بڑھ گئے کہ یہ دوری بڑھتے بڑھتے نفرت میں ڈھل گئی۔ علمائے کرام جنہیں ملت اسلامیہ کا ہراول دستہ ہونا چاہئے تھا' بدقسمتی سے اس صورت حال کا صحیح طور پر ادراک نہ کر سکے اور اسلامیان پاکستان کے درمیان ایک ایسی خلیج حائل ہو گئی جسے پاٹنے کے لئے علمائے حق کو نہ جانے کتنے بے گناہوں کے لاشے اٹھانے پڑے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلامیان پاکستان کو جس قدر کمزور علمائے سُو اور موقع پرستوں نے کیا ہے اور کسی نے نہیں کیا۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کھلی بغاوت کا ارتکاب کیا اور اللہ کے اس فرمان کی کھلی نفی کی کہ "خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے بازی میں نہ پڑو"

المیہ تو یہ ہے کہ ایک فرقے کو دوسرے فرقے کے ہاتھوں مروانے کے کام کو بھی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ مسجدوں کی آبادی کے نام پر عملاً ان کی بربادی کا کھیل کھیلنے والے ان شرپسندوں نے خدا کے گھر پر گولیاں چلوائیں۔ وہاں بم رکھوائے اور خدا کے بندوں کو خاک اور خون میں ملانے کے بعد خوشی کے شادیانے بجائے اور قاتلوں کو جنت کی "بشارت" دی۔ ان کی حد سے بڑھی ہوئی شرپسندی اور شیطانی اعمال کی وجہ سے اللہ نے بھی ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں اور یہ بصارت اور بصیرت دونوں سے محروم ہو کر خدا کے اس فرمان کو بھول بیٹھے کہ "جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے گویا پوری انسانیت کو قتل کیا" خیر اور شر کے درمیان ازل سے ٹکراؤ رہا ہے اور تاریخ کے حافظے میں ایسی ان گنت مثالیں موجود ہیں کہ جب شر ایک حد سے زیادہ آگے بڑھ گیا تو خدا خیر کے علمبرداروں کا دست و بازو بن گیا اور پھر چشم فلک نے شر پھیلانے والوں پر خدا کی زمین تنگ ہوتے دیکھی۔"

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 8 نومبر 1998ء)

ہم زندہ "ہجوم" ہیں

دین حق اور وطن سے سچی محبت اور وابستگی "زندہ قوم" کی اساس ہے۔ جن کا کوئی واضح نصب العین نہ ہو ان کا اکٹھ قوم نہیں ہجوم ہوتا ہے ان خیالات کے ساتھ جناب محمد جاوید تسکین صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

"پاکستانی قوم بڑی سیماب صفت ہے۔ ذرا سے تحرک سے پھسل پھسل جاتی ہے۔ افغانیوں پر کوہ غم ٹوٹے تو انہیں اپنے دامن میں پناہ دیتی ہے۔ کشمیری نشانہ ستم بنیں تو یہ سراپا احتجاج بن جائے۔ اور اگر بسنت کا ہندوانہ اور ہندوستانی تہوار آجائے تو یہ قوم اپنی سب جمع پونجی پتنگوں میں اڑا دے۔ دن میں اہل کشمیر کے حق میں سڑکوں پر ٹائر جلائے اور رات کو بھارت کے "حق" میں بسنت منا کر ہڑبونگ مچائے رکھے۔ بھارت جارحیت کرے تو پاکستان کا بچہ بچہ محاذ جنگ میں کود پڑنے کے لئے بے تاب ہو' ساتھ ساتھ بھارتی نغموں کی بہ آواز بلند ریکارڈنگ کا سلسلہ بھی جاری رہے۔

تباہ کن سیلابوں کے متاثرین کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کے جذبے بھی عروج پر ہوں اور ساتھ ساتھ ناجائز منافع خوریوں کے ذریعے اپنے ہی بے بس ساتھیوں کے گلے کاٹنے کا شغل بھی برابر جاری رہے۔ پاکستانی قوم کبھی اپنے ایٹمی دھماکوں پر ناچتی گاتی بازاروں میں نکل آئے اور کبھی معاشی صورت حال سے گھبرا کر بازاروں کو بند اور سڑکوں کو بلاک کر دے۔ کبھی نظام مصطفیٰ کے نام پر یہ قوم خاک و خون میں غلطاں ہو جائے اور کبھی اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ کہنے والوں کے لئے سراپا "آوے ای آوے" بن جائے۔ جذبات میں آکر کبھی کھمبوں پر لگے عریاں پوسٹر تار تار کر ڈالے اور کبھی جذبات سے مغلوب ہو کر انہی عریانیوں کو بصدق شوق دیکھ بھی گزرے۔ سیرت کے جلسے بھی انہی سے بھریں اور رقص و موسیقی کی محفلیں بھی انہیں سے سجیں۔ غرضیکہ ملی و قومی مشاعروں سے لے کر بانسری بند تماشوں تک میں اس قوم کی برابر شرکت ہر اچھے برے منظر میں پوری توانائیوں کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔

اس نقشے میں پھیلی ہوئی افراتفری دیکھ کر جب ہم پاکستانیوں کے اس دعویٰ کہ "ہم زندہ قوم ہیں" کا ایماندارانہ جائزہ لیتے ہیں تو سچی بات یہ ہے کہ ہمیں اس میں زندہ قوم والی کوئی علامت نظر نہیں آتی بلکہ اس میں موجود سب علامتیں ایک ہجوم کا سا منظر پیش کرتی نظر آتی ہیں۔

وہ ہجوم جس میں انسانوں کا جمگھٹا تو ہو مگر ان کے ہاں کوئی واضح مقصد نہ ہو۔ جو گنتی میں تو افراد ہوں مگر تول میں روئی کے گالے۔ جو چل تو رہے ہوں مگر منزل سے بیگانہ۔ جو پارے کی طرح ساکن ہوں لیکن کسی بھی غلط یا صحیح ہاتھ کے لگنے سے ایک دم متحرک ہو جائیں۔ یہ ہجوم بازار میں اکٹھے ہو جانے والے رش سے زیادہ کسی اہمیت کا حامل نہیں ہوتا' جو بازار میں موجود تو ہو مگر محض اپنے اپنے اغراض کے پیش نظر۔ وہ تو صرف ایک دوسرے کی موجودگی کی وجہ سے ہجوم ہو جاتے ہیں۔

خود ہی سوچئے کہ کیا ایسے ہجوم کو قوم بلکہ زندہ قوم کہا جا سکتا ہے؟ جو لوگ اپنے مقاصد سے بے خبر ہوں۔ جو اپنے مستقبل سے بے فکر ہوں۔ جو اپنے نصب العین سے محروم ہوں۔ جن کا دامن سنجیدہ جذبوں سے تہی ہو۔ جو ملکی سلامتی کے تقاضوں سے ناآشنا ہوں۔ جو اعلیٰ معاشرے کے اصولوں سے نابلد ہوں۔ جن کی فکری حالت اتنی ناگفتہ بہ ہو کہ بھیڑ بکریوں کی طرح دور سے ہر سبز چیز کو چارہ سمجھ کر دوڑتے چلے آئیں۔ جو محض اکٹھا ہونا جانتے ہوں۔ ایسے لوگوں کے اکٹھ کو قوم کہہ بھی لیا جائے تو یہ ہمیں A Nation of Straw ہی نظر آئے گی۔ بے رائے افراد کی' افراد میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی تو بے رائے قوم کی' قوموں کی صف میں بھلا کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔؟

تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستانی قوم میں وہ بنیادی وصف' بہرحال موجود ہے جس سے قومیں زندہ رہتی ہیں۔ ہم آدھی صدی ایک آزاد قوم کی حیثیت سے گزار چکے ہیں۔ ضائع کرنے کے لئے اس سے زیادہ وقت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اب تک اگر ہم زندہ ہیں تو اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں۔ یہ تو اس ذات والا کا کمال ہے جس نے اپنی خاص رحمت سے ہمیں یہ آزاد ملک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر سنجیدہ رویوں کے لئے اب ہمارے پاس مزید مہلت باقی نہیں ہے۔.....

اب ہمیں پوری سنجیدگی سے اس ہجوم کو قوم بنانا ہوگا۔ زندگی کے کچھ ضابطے متعین کرنا ہوں گے۔ زندہ رہنے کے کچھ اصول اپنانا ہوں گے۔ جذبوں کو صادق اور نیتوں کو خالص کرنا ہوگا۔ اس ہجوم کو قوم بنانے کے عمل کا آغاز بلا تاخیر کرنا ہوگا۔ ورنہ یہ "ہجوم" اس صلاحیت سے بھی محروم ہو جائے گا جس کی بدولت وہ ایٹمی دھماکوں کی خوشی جیسے موقعوں پر سڑکوں پر نکل آتا ہے۔ پھر وہ بسنت' اپریل فول یا ایسے ہی غیر اسلامی و غیر پاکستانی موقعوں پر ہی باہر نکلا کرے گا۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو۔"

(پندرہ روزہ "المنبر" فیصل آباد 8 تا 22- اکتوبر 1998ء صفحہ 14)

ہتھیار

○ ابوالکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:۔

"....اٹھارہویں صدی کے اواخر میں جب نپولین نے مصر پر حملہ کیا تو مراد بک نے جامع ازہر کے علماء کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے علماء ازہر نے باتفاق یہ رائے دی کہ جامع ازہر میں صحیح بخاری کا ختم شروع کر دینا چاہئے انجام مقاصد کے لئے تیر بہدف ہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا لیکن ابھی صحیح بخاری کا ختم ختم نہیں ہوا تھا کہ اہرام کی لڑائی نے مصری حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ شیخ عبدالرحمٰن الجبرتی نے اس عہد کے چشم دید حالات قلمبند کئے ہیں جو بڑے عبرت انگیز ہیں۔

انیسویں صدی کے اوائل میں جب روسیوں نے بخارا کا محاصرہ کیا تھا تو امیر بخارا نے حکم دیا کہ تمام مدرسوں اور مسجدوں میں ختم خواجگان پڑھا جائے۔ ادھر روسیوں کی قلعہ شکن توپیں شہر کا حصار منہدم کر رہی تھیں ادھر لوگ ختم خواجگان کے حلقے میں بیٹھے یا مقلب القلوب

باقی صفحہ 7 پر

ممالک عالم

جاپان جو کبھی دیوتاؤں کی سرزمین تھی

محمد ہادی صاحب

جاپان کا محل وقوع انگلستان سے ملتا جلتا ہے۔ چاروں طرف سمندر سے گھرے ہونے کے باعث یہ بیرونی بری حملوں سے محفوظ ہے ہزاروں کلومیٹر لمبے ساحل نے اس کے باشندوں میں قدیم زمانے سے ملاحی اور جہاز رانی کا شوق پیدا کر دیا۔ جنوب کی طرف سے آنے والی گرم ہوائیں اس کی پہاڑی چوٹیوں کی برفانی ہوا سے مل کر انگلستان کا سا موسم پیدا کر دیتی ہیں۔ بارش کی زیادتی تیز رو دریاؤں اور نالوں کو پانی سے پُر رکھتی اور سبزے کی پیدائش میں معاون ہوتی ہے۔

ایک کہانی

جاپان کے جزیرے کسی دیوتا کے نیزے سے ٹپکے ہوئے پانی سے نہیں بنے جیسا کہ جاپان کی پرانی تاریخ میں لکھا ہے اکاڈمی پنجاب لاہور نے یونیسکو کی فرمائش پر جو کتابچہ "جاپان اور اس کے لوگ" 1959ء میں شائع کیا اس میں درج ہے کہ ابتداء میں صرف دیوتاؤں کا وجود تھا۔ وہ نر اور مادہ تو پیدا ہوتے تھے مگر سادہ زندگی گذار کر مرجاتے تھے آخر ان کے بزرگوں نے دو بہن بھائیوں کو حکم دیا کہ جاپان کو وجود میں لاؤ چنانچہ وہ دونوں آسمان کے ایک تیرتے ہوئے پل پر کھڑے ہو گئے اور اپنے جواہرات سے مرصع نیزے کو سمندر میں ڈبو کر نکالا اس نیزے سے جو قطرے ٹپکے ان سے جاپان کے مقدس جزیرے بن گئے اس نیزے سے 4223 قطرے گرے اور اتنی تعداد میں جاپان کے جزیرے بنے۔

حقیقت یہ ہے کہ جاپان کے جزیرے زلزلوں کی وجہ سے بنے تھے دنیا کے کسی ملک کی زمین اتنی تہ و بالا نہیں ہوئی جتنی کہ جاپان کی۔ سن 599ء میں زمین گاؤں کے گاؤں نگل گئی تھی سن 1703ء میں جو زلزلہ آیا اس سے صرف ٹوکیو شہر میں 32000 آدمی مر گئے تھے۔ سن 1885ء میں پایۂ تخت ایک بار پھر تباہ ہوا۔ زمین میں اتنی بڑی دراڑیں پڑ گئیں کہ ہزاروں افراد ان میں غائب ہو گئے سن 1913ء میں بھونچال' سمندری طوفان اور آتش زدگی نے مل کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دارالسلطنت ٹوکیو میں ایک لاکھ اور یوکوہاما میں 5000ڈ جانوں کا نقصان ہوا۔ لوگ حیران تھے کہ دیوتاؤں کی اس سرزمین پر یہ تباہی کیوں آئی۔ آخر کار اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ اس زمین کے نیچے ایک عظیم الشان مچھلی کی نیند میں خلل آگیا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو جھنجھوڑا تو یہ تباہی آئی۔

ہر چیز کو ذی روح سمجھنا اور اس کی پرستش کرنا جاپانیوں کا مذہب تھا آسمانوں' ستاروں' پودوں' جانوروں اور انسانوں میں روحیں مانی جاتی تھیں ان کے خیال میں دیوی اور دیوتا گھروں اور گھر والوں پر منڈلاتے رہتے تھے۔ مُردوں سے خوف کھانا اور ان کی پرستش کرنا عام تھا۔ مرنے والوں کے ساتھ ان کی قیمتی اشیاء بھی دفن کر دی جاتی تھیں۔ مرد کے ساتھ تلوار اور عورت کے ساتھ آئینہ دفن کرنے کا عام رواج تھا۔ بڑے لوگوں کے ساتھ ان کے نوکروں کو بھی دفن کرنا عام دستور تھا۔

جاپان کا سب سے پرانا مذہب "شنٹو" ہے۔ یہ مذہب باپ دادا کی پرستش سکھاتا ہے یا بادشاہ کے آباء و اجداد یا جاپان کے بانی دیوتاؤں کی پرستش اس مذہب کا خاصہ ہے۔ شنٹو مذہب میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ نہیں اور نہ ہی کوئی اخلاقی معیار مقرر ہیں۔ یہاں تک کہ کسی پیشوا کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور دوزخ یا بہشت کا بھی کوئی تصور موجود نہیں۔

چھٹی صدی کے آغاز میں جاپان میں بدھ مت مذہب تیزی سے پھیلنا شروع ہوا۔ جس میں دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی تھی۔ اس عقیدے کے مطابق یہ دیوتا اپنے پرستاروں کو غیر فانی زندگی عطا کرتے تھے۔

آہستہ آہستہ جاپان کی پرانی تہذیب فنا ہوتی گئی اور نیا جاپان معرض وجود میں آیا۔ آج جاپان علم و ہنر اور صنعت و حرفت میں انتہائی بلند مقام پر کھڑا ہے۔ اس سرزمین کے دیوتاؤں کا پرانا تصور جاپان کی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گیس ہیٹر کا استعمال

موسم سرما میں بہت سارے گھروں میں گیس ہیٹر کمروں کو گرم کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اور عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جب تک گیس ہیٹر جلتا رہے اس سے کسی قسم کی گیس خارج نہیں ہوتی اس لئے وہ انسانی صحت کے لئے بے ضرر ہوتا ہے۔ حالانکہ طب کے ماہرین کے مطابق یہ خیال غلط ہے۔ گیس ہیٹر سے خارج ہونے والی جلی یا ان جلی گیس انسانی صحت کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے جب آپ بند کمرے میں گیس ہیٹر استعمال کرتے ہیں تو اس سے نکلنے والی کاربن مونو آکسائڈ گیس انسانی صحت کے لئے سخت مضر ثابت ہو سکتی ہے کاربن مانو آکسائڈ گیس خون کے سرخ خلیوں کو ختم کر دینے کا باعث بنتی ہے اس لئے اس خطرے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ جس کمرے میں ہیٹر لگا ہو اس کا دروازہ یا کوئی کھڑکی کھلی رکھیں تاکہ تازہ ہوا کے اندر آنے سے کاربن مانو آکسائڈ گیس انسانی صحت کے لئے نقصان کا باعث نہ بن سکے۔ ورنہ دوسری صورت میں اگر ہیٹر کے جلانے کے بعد تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر دی جائیں تو جگر' گردے' دماغی اور اعصابی امراض کے لاحق ہونے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

اور یہ تو اب بتانے والی بات نہیں کہ جب آپ سونے لگیں تو گیس ہیٹر کو بالکل بند کر دیں۔ کیونکہ آپ کے سونے کے بعد ہو سکتا ہے کہ گیس بند ہو جائے تو اس سے ہیٹر تو بند ہو جائے گا لیکن آپ کے سونے کے وقفہ کے دوران ہی اگر گیس کی سپلائی دوبارہ شروع ہو جائے تو گیس فوری طور پر آپ کو بے ہوش کر دے گی اور پھر زیادتی کی صورت میں انسانی موت کا باعث بھی بن سکتی ہے اس لئے سونے سے پہلے ہیٹر کو بند کرنا ہرگز نہ بھولیں کیونکہ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31910 میں مقبول بیگم نصرت زوجہ محمد رفیع جنجوعہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 32/25 دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 6 تولہ 10 ماشہ مالیتی۔/34000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/4000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مقبول بیگم نصرت 32/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد رفیع خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا نثار احمد وصیت نمبر13285۔

مسل نمبر 31911 میں طاہرہ ناہید بنت چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ج۔ب/332 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ ناہید چک نمبر 332/ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 عبدالستار اقبال مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 محمد اشرف مکان نمبر6 دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر 31912 میں امتیاز احمد ولد محمد نواز صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابوکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-7-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد ساکن صابوکے ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 انور احمد مبشر وصیت نمبر 30532 گواہ شد نمبر 2 محمد عالم چوہدری صدر جماعت احمدیہ گکھانوالی۔

مسل نمبر 31913 میں نصرت بیگم زوجہ عبدالمجید صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-6-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سونا وزنی 7 تولہ مالیتی۔/35000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4050 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 2

احمدی بہت تھوڑے پائے جاتے ہیں- ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے- کیونکہ **یہ ضروری نہیں ہے** کہ خدمت خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کے لئے احمدی کو تلاش کیا جائے اس لئے وہ تمام جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں ان کو اردگرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جانا چاہئے- صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہئے- تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اکثر جماعتیں آج بھی ہماری (دینی) عید میں شامل ہو سکتی ہیں- اگر مجلس خدام الاحمدیہ ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاعیں کر دے اور جو خدام مثلاً فیصل آباد یا سرگودھا یا لاہور یا قریب کی جماعتوں میں جا رہے ہیں ان کے ذمہ لگا دیں کہ فلاں فلاں جگہ تم نے یہ اطلاع کرنی ہے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جہاں تک ممکن ہو پاکستان کی اکثر احمدی جماعتیں اس عید میں شامل ہو جائیں - یعنی عبادت بھی خصوصیت کے ساتھ کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطور خاص کریں- یہاں تک کہ اپنے محلوں میں پھیل کر حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان سے کہیں ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام پر تمہیں عید مبارک دینے آئے ہیں- ہم دین کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں- بچوں سے کہیں اے بچو! آؤ ہمارے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ' ان کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ' ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو' ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کہہ رہے' یہ صرف اللہ کی خاطر ہے اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاطر ہے- پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو- تو ہم تمہیں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے' یہ کام محض للہ ہے اس کا پیار ہی ہماری جزاء ہے- وہ محبت سے جب ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہی سب سے بڑی جزاء ہے- لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک جزاء تو آپ کو وہیں مل چکی ہو گی کیونکہ اس نیکی میں اتنی لذت ہے کہ جتنا خدمت خلق کا کام آپ نے کیا ہو گا- آپ یقین کریں گے کہ اس سے بہت زیادہ آپ کو حاصل ہو گیا- پھر یہ کہنا کہ ہماری وہ جزاء اللہ کا پیار ہے' اس کا کیا مطلب ہے یہ کہ وہ محض فضل ہے قانون قدرت نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ نے خرچ کیا اس سے زیادہ عطا کر دیا- ایک نیکی کا دس گنا بدلہ اس نیکی کے دوران پا جائیں گے- باقی سب فضل الٰہی ہو گا جو اس کے پیار کی صورت میں آپ پر نازل ہو گا- پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہئے- **اس کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں** اور یہی وہ عید ہے جو (دین) کی عید ہے-"

(الفضل 26- جولائی 1983ء)

بقیہ صفحہ 5

یا محول الاحوال کے نعرے بلند کر رہے تھے-

بالآخر وہی نتیجہ نکلا جو ایک ایسے مقابلہ کا نکلنا تھا جس میں ایک طرف گولہ بارود ہو اور دوسری طرف ختم خواجگان- دعائیں ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں مگر انہی کو پہنچاتی ہیں جو عزم و ہمت رکھتے ہیں- بے علموں کے لئے وہ ترک عمل اور تعطل قویٰ کا حیلہ بن جاتی ہیں......"

(غبار خاطر ص 169' 170)

بقیہ صفحہ 6

کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نصرت بیگم ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 رانا وسیم احمد قلعہ کالروالہ-

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیز مکرم مظفر احمد محمود صاحب مقیم امریکہ ابن مکرم یوسف سلیم ملک صاحب مربی سلسلہ کا رشتہ مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب گلشن اقبال کراچی کی صاحبزادی عزیزہ فریحہ رشید صاحبہ کے ساتھ پندرہ ہزار امریکی ڈالرز حق مہر پر قرار پایا-

مکرم محمد اقبال صاحب عابد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں 25- دسمبر 1998ء جمعۃ المبارک کے خطبے سے قبل نکاح کا اعلان کیا- عزیزہ فریحہ رشید مکرم کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین صاحب سیالکوٹ کی نواسی اور عزیز مظفر احمد محمود حضرت شیخ ظہور الدین صاحب دھرم کوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نواسہ ہے-

احباب سے اس رشتے کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

○ عزیزہ شبانہ حفیظ صاحبہ بنت مکرم رانا حفیظ اللہ صاحب کوارٹر نمبر 67 تحریک جدید کارکن وکالت علیا تحریک جدید ربوہ کا تین سال قبل گردہ میں خرابی کی وجہ سے اپریشن ہوا تھا جس کے بعد دو مزید اپریشن ہوئے مگر زخم نے کینسر کی شکل اختیار کر لی- مورخہ 11- جنوری 1999ء بروز سوموار صبح ساڑھے تین بجے بعمر انیس سال وفات پا گئی- اسی روز بعد مغرب بیت المحمود میں محترم عبدالسلام طاہر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے جنازہ پڑھایا عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی- عزیزہ بی اے کی طالبہ تھی- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی مغفرت اور والدین کو صبر جمیل عطا کرے-

○ مکرم پرویز احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی خالہ اور خوشدامنہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ساکن چک نمبر 565/گ-ب فیصل آباد حال مقیم دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 11- جنوری 99ء وفات پا گئیں- جنازہ بعد نماز مغرب بیت النصرت میں محترم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا- تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی- قبر تیار ہونے پر دعا مکرم راجہ منیر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے کروائی- موصوفہ چک 565/گ-ب میں لمبا عرصہ صدر لجنہ اور سیکرٹری لجنہ رہیں- احباب سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

دعائے نعم البدل

○ مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ کا بھتیجا عزیز نوید احمد ابن چوہدری وحید احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور بعمر سوا دو سال مورخہ 99-1-11 کو سردی لگنے سے وفات پا گیا- عزیز کا جنازہ مکرم اقبال احمد عابد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا- تدفین مقامی قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی اور تدفین کے بعد دعا مکرم امتیاز احمد بٹ صاحب پرنسپل امتیاز پبلک ہائی سکول لاہور نے کروائی-

عزیز کی مغفرت اور والدین کو نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کریں-

درخواست دعا

○ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی بعارضہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار ہیں پنڈلیوں اور کمر میں شدید درد ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

دبدبہ سب عارضی ہیں- جمشید شہنشاہ ایران کی سطوت و حشمت اور بہرام کی شان و شوکت سے کون واقف نہیں- انجام کار منوں مٹی کے نیچے دفن ہو گئے-

اے دوست! غم جہاں بیہودہ مخور
بیہودہ غمانِ دہر فرسودہ مخور
چون بود گذشت و نیست نابود پدید
خوش باش و غم بودہ و نابودہ مخور

ترجمہ اے دوست! اس دنیا کا بے فائدہ غم نہ کھا (اور) نہ فضول اس فرسودہ دنیا کا غم نہ کھا- جب ماضی گزر گیا اور جو موجود نہیں یعنی مستقبل ابھی ظاہر نہیں ہوا- تو تجھے خوش خوش رہنا چاہئے اور تجھے گزشتہ اور آئندہ کا غم نہیں چاہئے- گویا حالات حاضرہ کا دھیان رکھو! اور کسی گزشتہ نقصان پر افسوس نہ کرو اور کسی آنے والے وقت سے بے جا توقعات وابستہ نہ رکھو اور نہ ہی اس فکر میں گداز ہوتے رہو کہ مستقبل میں کیا ہو گا؟ گویا غم ماضی اور فکر فردا سے بے نیاز ہو کر اس جہاں سے گزر جانا ہی بہتر ہے- کیونکہ ماضی کے غم پر آنسو بہانا بیکار ہے اور مستقبل سے زیادہ امیدیں رکھنا بھی بے نتیجہ ہوتا ہے- بہتر یہ ہے کہ حال' جو خوشگوار ہے اسی پر نظر رکھو!

اللہ کرے کہ ہم اس ناپائیدار دنیا سے پیوند جوڑنے کی بجائے اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے اپنے حال سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں- (آمین!)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 15۔جنوری۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 8 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 سنٹی گریڈ
16۔جنوری غروب آفتاب۔افطار 5-30
17۔جنوری طلوع فجر۔انتہائے سحر 5-40
17۔جنوری طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

بھارت کے خلاف دنیا بھر میں تشویش

بھارت میں عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف دنیا بھر کے ملکوں نے تشویش کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔

پہلے ہی ایٹمی دھماکوں کی وجہ سے بھارت کے خلاف جذبات پائے جاتے تھے اب ہندوستان کی عیسائی اقلیت پر ہونے والے مظالم نے ان جذبات کو مزید تیز کر دیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں بم دھماکے

بڈگام بس سٹینڈ میں دو بم دھماکے ہوئے جن کے نتیجہ میں 9۔افراد شدید زخمی ہو گئے۔اس کے علاوہ بھی تمام مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر مجاہدین نے حملے کر کے ہندوستانی فوج اور غدار لوگوں کو نقصان پہنچایا جن میں ایک پولیس کا آدمی بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے اننت ناگ میں ایک پر ہجوم جگہ پر ہینڈ گرینڈ پھینکا۔

نواز۔سعودی شہزادے کی ملاقات

پاکستانی وزیراعظم نے جدہ (سعودی عرب) میں سعودی ولی عہد پرنس عبداللہ ابن عبدالعزیز سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دنیا اور علاقائی معاملات پر گفت و شنید کے علاوہ ریاض اور اسلام آباد کے درمیان تعاون بڑھانے میں بھی غور کیا۔

فلسطینی حکومت ناگریز ہو چکی ہے

اسرائیل کے وزیر خارجہ نے پہلی دفعہ اس بات کا اقرار کیا ہے کہ فلسطینی حکومت ناگریز ہو چکی ہے۔ لیکن اسی طور پر ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ نازک معاملہ مذاکرات کے ذریعہ طے کیا جائے۔ اور خاص شرائط کے ماتحت ہی کسی ایسی حکومت کو قائم کئے جانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

لیبیا پر پابندیوں کے خاتمے کے شرائط

برطانیہ نے لیبیا کو پیش کش کی ہے کہ اگر وہ اپنے دو مطلوبہ شہریوں کو ہمارے حوالے کر دے تو اس کے خلاف تمام اقتصادی پابندیوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

ملکی خبریں

بجلی مہنگی

بجلی کے وفاقی وزیر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ بجلی 11 فیصد مہنگی کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ شہروں میں لوڈ شیڈنگ 4 اور دیہات میں 6 گھنٹے ہوا کرے گی۔

واپڈا میں فوجی عدالتیں

حکومت نے واپڈا میں ملٹری کورٹس قائم کر دی ہیں۔جو 16۔جنوری سے کام شروع کر دیں گی اور واپڈا میں کرپشن و بجلی چوری کے مقدمات کی سماعت کریں گی۔ حاضر سروس کرنل کے عہدہ کے افسروں کو جج تعینات کیا جائے۔

پیپلز پارٹی کے رویے سے بدظن

عوامی تحریک پیپلز پارٹی کے رویے سے بدظن ہو گئی ہے۔ اور اتحاد ٹوٹنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ عوامی اتحاد کی قسمت کا فیصلہ 30۔جنوری کے اجلاس میں ہو گا۔

ریلوے کی نجکاری

قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا گیا کہ ریلوے کی نجکاری کے لئے چار کمپنیاں بنا دی گئی ہیں۔ ہسپتالوں اور دیگر اداروں کو فوج کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ جعلی ادویات بنانے والوں کے لئے سات سال سزا رکھی گئی۔

اصل احتساب کا وقت آگیا ہے

فنکیشنل مسلم لیگ کے سربراہ اور حروں کے روحانی پیشوا پیر پگاڑ نے کہا ہے کہ ماشاءاللہ 'الحمد کے بعد انشاء اللہ مارشل لاء آئے گا۔ وزیر اعظم' آرمی چیف اور گررنر مہاجر ہیں۔ آرمی چیف ہوتا تو چنگیز خان سے کم اور ہلاکوں خان سے زیادہ کام کرتا۔ اصل احتساب کا وقت آیا گیا ہے۔ بے نظیر کے ساتھ بیٹھنے کو تیار نہیں۔ البتہ نوابزادہ نصراللہ صاحب ہمارے دوست ہیں۔

دوسرے صوبوں میں

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے دوسرے صوبوں میں فوجی عدالتوں کا فیصلہ وفاقی کابینہ کرے گی۔ حتمی فیصلہ وزارت قانون کی رپورٹ آنے پر کیا جائے گا۔

جنرل مشرف ملاقات نہیں کریں گے

پاک آرمی کے سربراہ جنرل پرویز مشرف متحدہ قومی موومنٹ کے وفد سے ملاقات نہیں کریں گے۔ عسکری ذرائع نے کہا ہے کہ ملاقات کے لئے ایم کیو ایم کی درخواست پر کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ پاک فوج کے قوانین آرمی چیف کو کسی سیاستدان سے ملاقات کی اجازت نہیں دیتے۔ درخواست مسترد کئے جانے کا امکان ہے تاہم اس کا ایجنڈا متعلقہ اداروں کو بھجوایا جا سکتا ہے۔ حکومت کی اجازت کے بغیر ملاقات نہیں ہو سکتی۔

عیدالفطر کی چھٹیاں

حکومت پنجاب نے عید الفطر کے موقع دو سرکاری چھٹیوں کا اعلان کیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق چھٹیاں 19 اور 20۔جنوری کو ہوں گی۔

دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ

ایسے سیاستدان' ججوں اور مذہبی رہنماؤں کو گارڈ فراہم کر دئے گئے ہیں جو دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ میں شامل ہیں۔ وزارت داخلہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ ڈکیتی کار چوری اور دیگر وارداتوں کی روک تھام کے لئے مزید چیک پوسٹیں قائم کر دی گئی ہیں۔ مشکوک افراد اور گاڑیوں کی نگرانی کے لئے اہم مقامات پر ناکے لگا دئے گئے ہیں۔

آپکی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پورا کرنیوالا ادارہ
محمود ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ

کوٹھی برائے فروخت
25، 26/25 بر ایک کنال دارالعلوم شرقی
ربوہ۔ رابطہ کیلئے نمبر
051-571045

سنگِ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب۔کام معیاری اور حسبِ وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنرز نزد دفاتر انصار اللہ
یادگار روڈ۔ربوہ
فون دکان 999۔ گھر 212891

Job Opportunity

Leading Automobile Company operating in the region of Faisalabad require the services of following dedicated and motivated personnel.

1. Service Manager. Automobile Engineer (Minimum 10 yr. experience)
2. Workshop Manager. B-Tech (Minimum 10 yr. experience)
3. Deputy Manager Account. ICMA/ MBA Finance (Minimum 2 yr. experience)
3. Service Executives B.Com/BBA
4. Sales Executives Either Sex B.Com/BBA
5. Parts Executives B.Com/BBA
6. Sales Executives for Sahiwal B.Com/BBA
7. Service Advisors Automobile Diploma (5 yr. work experience)

All jobs carry very attractive salary package and fringe benefits. For Service/ Sales Executive a person with there on convince will be preferred. Except Sales Executive for Sahiwal persons residing in the area of Faisalabad are preferred. Please mark the envelope for the position applied for.
All application should reach before 25th January 1999 at the following address:
Director Marketing & Services. P.O Box No. 500. G.P.O Faisalabad.